السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک حدیث سنی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اِنَّ اللہ یَبْعَثُ عَلیٰ رَاْسِ کُلِّ مائۃ عامٍ مَن یُّصْلِحُ لِھٰذہِ الْاُمّۃ اَمرَ دِیْنھا)

''اللہ تعالیٰ ہر سوسال کے سرے پر (ایسا شخص) بھیجے گا جو اس امت کے دینی معاملات درست کرے گا''

اس کے متعلق میں کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں۔

اس حدیث کی سند اور صحیح متن کس طرح ہے؟ اور اس کا راوی کون ہے؟ (ا)

(ب) اگر ممکن ہو تو ان نیک حضرات کا ذکر فرمادیں (کہ وہ کون کون ہیں؟)

ہمیں روشن (واضح) راستہ پر چھوڑ کر گئے ہیں؟ aج) ''دین کے معاملات درست کرنے'' کا کیا مطلب ہے۔ حالانکہ رسول اللہ)

د) ان حضرات کا علم کس طرح ہو سکتا ہے؟)

ھ) یہ بات کس طرح درست ہے کہ مجدد ہر ہجری صدی کے بارھویں سال کے شروع میں آتے ہیں؟)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱) اس حدیث کو امام ابوداؤد نے اپنی کتاب ''سنن'' میں سلیمان بن داؤد مہری سے روایت کیا ہے۔ انہوں نے کہا ''ہمیں عبداللہ بن وھب نے خبردی' انہوں نے کہا ''ہمیں سعید بن ابی ایوب نے شراجیل بن یزید معافری سے خبردی' انہوں نے ابوعلقمہ سے انہوں نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور میرے علم کے مطابق ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

(اِنَّ اللہ یَبْعَثُ عَلیٰ رَاْسِ کُلِّ مائۃ عامٍ مَن یُّصْلِحُ لِھٰذہِ الْاُمّۃ اَمرَ دِیْنھا)

''بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر سوسال کے سرے پر ایسا شخص بھیجے گا جو اس کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔''1''

(سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۴۲۹۱' مستدرک حاکم ۴ ۵۳۲' بیہقی کی العرفۃ: ۵۲' خطیب کی تاریخ: ۲ ۶۱ 1)

یہ حدیث صحیح ہے' اس کے سب راوی ثقہ (قابل اعتماد) ہیں۔ (۲)

۔(۴) ''دین کی تجدید'' کا مطلب یہ ہے کہ وہ دین جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے مکمل کر دیا ہے اور ان پر اپنی نعمت کی تکمیل کر دی ہے اور اسے ان کے لئے بطور دین پسند فرمایا ہے' جب اکثر لوگ اس دین کے راستے (۳) سے ہٹ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ایک یا زیادہ ایسے علماء اور مبلغین کو (دین کی خدمت کے لئے) کھڑا کر دے گا جنہیں دین کی پوری سمجھ حاصل ہوگی۔ وہ قرآن مجید اور صحیح احادیث کی روشنی میں لوگوں کی رہنمائی کریں گے' انہیں بدعتوں سے بچائیں گے اور دین میں ایجاد ہونے والے نئے کاموں سے روکیں گے اور انہیں گمراہی سے ہٹا کر قرآن وسنت کی سیدھی راہ کی طرف لائیں گے۔ اسے امت کے لحاظ سے تجدید کہا گیا ہے' دین کے لحاظ سے نہیں جسے اللہ نے نازل کیا ہے اور مکمل فرمادیا ہے۔ کیونکہ تبدیلی' کمزوری اور انحراف کا وقتاً فوقتاً ظہور امت میں ہوگا۔ اسلام محفوظ رہے گا کیونکہ اللہ کی کتاب قرآن مجید اور اس کی وضاحت کرنے والی سنت نبوی کو اللہ تعالیٰ کی خصوصی حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ 9 ...الحجر

''یقینا ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں''

(۵) حدیث میں یہ نہیں ہے کہ اصلاح کرنے والے یہ حضرات بارھویں سال کے شروع میں آیا کریں گے۔ بلکہ وہ اللہ کے حکم اور حکمت کے مطابق ہر سوسال کے شروع میں' یعنی ہجری صدی کے شروع میں آئیں

گے۔ کیونکہ وقت کا جو حساب معروف ہے وہ یہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے بندوں پر فضل اور اس کی رحمت ہے اور اس طرح اس کی طرف سے بندوں پر حجت قائم ہوتی ہے کہ تاکہ اس تبلیغ و وضاحت کے بعد ہو کوئی عذر پیش نہ کر سکیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ